

مسائل

رمضان المبارک

مؤلف

حضرت مولانا محمد احمد تھانویؒ

نظر فرمودہ

[illegible] جمیل احمد تھا[illegible]

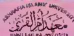
[illegible] دارالافتاء [illegible] اشرفیہ لاہور

شعبہ نشر و اشاعت

جامعہ دارالعلوم اسلامیہ لاہور

ترسیل کنندہ

حافظ مولانا فضل الرحیم صاحب مدظلہ



معہد ام القریٰ جامعہ اشرفیہ لاہور

فیروز پور روڈ لاہور

Website http://www.al-islam.edu.pk http://www.ashrafia.org.pk

E-Mail ummqura@brain.net.pk Multonline@hotmail.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نَحمَدُہٗ وَ نُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِط

اَمَّا بَعْدُ فَقَدْ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی : یٰاَ یُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْ کُتِبَ عَلَیْکُمُ الصِّیَامَ

کَمَا کُتِبَ عَلَی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِکُمْ لَعَلَّکُمْ تَتَّقُوْنَ ط

برادرانِ اسلام!

روزہ اسلام کے پانچ رکنوں میں سے تیسرا رکن ہے اور انسان میں ملکوتی صفات پیدا کرنے میں اکسیر کا حکم رکھتا ہے۔ تمام نفسانی اور شیطانی خواہشات کا قلع قمع کرنے کے لیے تیغ بزاں کی حیثیت رکھتا ہے۔ بندہ کو خدا سے مقرب کرنے اور روحانیت پیدا کرنے کا بہترین ذریعہ ہے گناہوں کی آگ اس سے بجھ جاتی ہے خواہشات وجذبات میں اعتدال پیدا ہو جاتا ہے رفتہ رفتہ رذائل خبیثہ کی بیخ کنی کر کے اخلاق فاضلہ پیدا کرتا ہے مصائب جھیلنے کی مشق ہوتی ہے بھوک پیاس برداشت کرنے کی طاقت پیدا ہوتی ہے۔ مباحات کو ترک کرنے کی مشق کرنے حرام وناجائز چیزیں ترک کرنے کی صلاحیت پیدا ہوتی ہے۔ حکم ربانی کی اطاعت پر ہمت بندھتی ہے بھوک وپیاس کا عملی تجربہ کر کے غریبوں اور بے کسوں کی امداد واعانت کا جذبہ ابھرتا ہے غم خواری اور خیر خواہی پر قلوب آمادہ ہوتے ہیں شہوات وخواہشات کی بھٹی ٹھنڈی پڑ جاتی ہے نفسانی قوتوں میں انکسار واضمحلال پیدا ہو کر نفس پر کنٹرول کرنے اور برائیوں سے بچنے کی توفیق عطا ہوتی ہے پرہیز گاری اور عفت وپاکدامنی کے آثار نمایاں ہونے لگتے ہیں اور سب سے بڑی دولت یہ نصیب ہوتی ہے کہ ایمانی مراتب ومدارج میں ترقی اور قرب خداوندی نصیب ہوتا ہے اس لیئے ارشاد ہے اَلصَّوْمُ لِیْ وَاَنَا اَجْزِیْ بِہٖ روزہ خالص میرے لیئے ہے اور میں خود اس کا اجر دوں گا۔

(حدیث قدسی بخاری شریف)

غور فرمایئے کہ مسلمان کی ہر عبادت خالص خدا ہی کے لیے ہوتی ہے اور اجر بھی دربار خداوندی ہی سے ملتا ہے مگر روزہ کو یہ خصوصیت حاصل ہے کہ اس کے اجر وثواب میں ملائکہ مقربین اور جزا پہنچانے والے فرشتوں کو بھی دخل نہ ہوگا۔ براہ راست دست خداوندی سے اجر ملے گا۔ اور روزہ داروں کے لیئے جنت میں

ایک مخصوص دروازہ ہے جس کا نام باب الریان ہے (روزہ داروں کی ہر قسم کی پیاس بجھانے والا) اس دروازہ سے صرف روزہ دار ہی داخل ہوں گے اور کوئی نہ داخل ہوسکے گا۔

(مشکوٰۃ شریف بحوالہ بخاری مسلم)

روزہ ہی کی یہ برکت ہے کہ رمضان المبارک کے مہینہ میں دوزخ کے دروازے بند ہوجاتے ہیں اور جنت کے کھول دیئے جاتے ہیں (ترمذی شریف) اور محض رضائے الٰہی اور حصول ثواب کی نیت سے روزہ رکھنے والوں کے پچھلے ایک سال کے گناہ صغیرہ سب معاف ہوجاتے ہیں (بخاری مسلم) اور اسی ماہ مبارک کو یہ خصوصیت حاصل ہے کہ اس مہینے میں نفلی کاموں کا ثواب فرض کے برابر اور فرض کا ستر فرضوں کے برابر ملتا ہے (بیہقی) اور روزہ ہی عبادت ہے جو دنیا میں معاصی اور گناہوں کے مقابلے میں ڈھال کا کام دیتا ہے۔ اور نار دوزخ کے لئے آخرت میں سپر بن جائے گا الصیام جنۃ (بخاری) روزہ داروں کی منہ کی خوشبو اللہ تعالیٰ کو مشک سے زیادہ پسندیدہ اور محبوب ہے (بخاری) یہی وجہ ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام سے ہمارے حضور سرور کائنات محمد مصطفےٰ احمد مجتبےٰ ﷺ تک تمام نبیوں اور امتوں پر روزہ ہمیشہ فرض رہا ہے (بیضاوی شریف ص ۳۰) آج جب کہ خاتم النبیین ﷺ کی تعلیمات کے علاوہ دیگر انبیاء کی تعلیمات دنیا سے یا تو مٹ چکی ہیں یا مسخ ہو چکی ہیں یا مسخ ہو کر ان کی اصلی شکل وصورت بگڑ چکی ہے۔ مگر پھر بھی ہر مذہب وملت میں روزہ کی مختلف شکلیں رائج چلی آرہی ہیں اور مذاہب عالم کے تذکرے روزہ کی تاریخ سے بھرے ہوئے ہیں لیکن ان میں روزہ کی روح اور حقیقت باقی نہیں رہی تھی ہمارے نبی کریم ﷺ نے خدا کی منشاء اور مرضی کے مطابق روزے کے قوانین اور حدود متعین فرما کر انسانی فطرت کے لیے اس کو زینت وزیور بنا دیا ہے۔ تا کہ روح انسانی کو اس کے ذریعے مجلّٰی مصفّٰی کیا جاسکے اور قلب وروح کو پاک ومطہر بنایا جاسکے۔

عزیزان اسلام!

روزہ اللہ کی اتنی بڑی نعمت ہے کہ اس میں کسی قسم کی ریا اور نام ونمود کی گنجائش نہیں ہے۔ باقی تمام عبادتیں مخلوق پر آشکارا ہوسکتی ہیں۔ مگر روزہ ایک سربستہ راز ہے جسکو عابد ومعبود روزہ دار اور خدا کے علاوہ کوئی دیکھ ہی نہیں سکتا۔ وہی علیم وخبیر ہے۔ اسی کو علم ہے کہ کون روزہ دار ہے اور کون نہیں ہے۔ اور پھر کھانا پینا

چھوڑ کر انسان تَخَلَّقُوْا بِاَخْلَاقِ اللّٰہ (اپنے اندر خدائی صفات پیدا کرو) کا مظہر بن جاتا ہے اور سال بھر میں ایک مہینہ کی مدت بھی تو کوئی ایسی لمبی چوڑی مدت نہیں ہے کہ جو اللہ کے مخلص بندوں کے لیے بار ہو سکے اسی لیے تو قرآن میں اَیَّامًا مَّعْدُوْدٰتٍ ط (گنتی کے چند دن) کہہ کر ان کی سہولت اور آسانی کی بشارت دی ہے کہ چند دنوں کی تم ہمت کر دیکھو کہ اللہ تعالیٰ کس طرح پورا کرتے ہیں پھر یہی نہیں بلکہ آدمی اگر بیمار ہو نہ رکھ سکے یا رکھنے سے اپنے تجربہ یا کسی معالج کی رائے سے مرض بڑھتا ہو یا عورت کے بچہ پر یہ خطرہ ہو یا سفر میں ہو تو قضاء کرنے کی سہولت عطا فرما کر مزید شفقت فرمائی گئی ہے۔

ہمارے فقہائے کرام نے قرآن وحدیث کو سامنے رکھ کر جو قوانین تیار کیے ہیں اور جن کو شریعت کہتے ہیں ان میں سے چند ضروری مسائل انتصار کے ساتھ پیش خدمت ہیں تا کہ ہمارے روزے کامل اور مطابق سنت ہو سکیں۔

چاند کے احکام

(۱) رمضان شریف کا چاند دیکھنا واجب علی الکفایہ ہے کہ اگر کوئی نہ دیکھے تو سب گنہگار ہوں گے اگر مطلع صاف نہ ہو تو رمضان کے لیے ایک دیندار یا نامعلوم الحال مسلمان کی شہادت بھی کافی ہے خواہ مرد ہو یا عورت۔

(۲) اگر مطلع صاف ہو تو اتنی بڑی جمعیت کی گواہی ضروری ہے۔ کہ ان کے سچ بولنے پر یقین کامل ہو جائے۔

(۳) مگر عید کے اور دوسرے کسی چاند کے لیے ضروری ہے کہ اگر مطلع صاف نہ ہو تو کم از کم دو دینداروں کی شہادت ضرور لی جائے۔ یا ایک مرد دو عورت دیندار کی۔

(۴) اگر کسی ایک شہر میں چاند نظر آ جائے اور دوسرے شہر والوں کو اس کی اطلاع شرعی طریقہ پر مل جائے تو ان پر روزہ رکھنا فرض ہے اور یہ گواہی ان کے لیے بھی حجت شمار ہوگی۔

(۵) چاند دیکھنے پر خود گواہی دے کہ میں نے اپنی نگاہ سے چاند دیکھا ہے۔ یا دیکھنے والوں کی شہادت دے کہ میرے پاس فلاں شخص نے اپنا چاند دیکھنا بیان کیا ہے۔ یا فلاں قاضی شرع یا عالم کے روبرو اس نے میرے سامنے چاند دیکھنے کی گواہی دی ہے یا کسی مفتی دقاضی کے فیصلے کی گواہی دے کہ میرے سامنے فلاں مفتی دقاضی نے رویت ہلال کی شہادت قبول کر کے رمضان کا فیصلہ کیا ہے اور یہ آدمی دیندار ہو اور مطلع صاف نہ ہو تو ایک شہادت سے بھی رمضان کی رویت کا فیصلہ ہو سکتا ہے۔

(۶) عادل اور دیندار ہونے کی شرط صرف ایک شہادت کے لیے ہے۔ البتہ اگر جم غفیر شہادت دے رہا ہو تو خبر متواتر کے لیے عدل کی بھی شرط نہیں، اگر عالم مفتی یا قاضی کو ان سب کی شہادت پر اطمینان ہو جائے تو چاند کا فیصلہ دیا جا سکتا ہے۔

(۷) اگر باہر سے چند آدمی آ کر یہ اطلاع دیں کہ فلاں شہر میں یا شرعی قاضی کی طرف سے رمضان کا اعلان ہوا ہے۔ یا مختلف مقامات سے جہاں قاضی شرع یا مفتی فیصلہ کرنے والا ہو، کثرت سے ان کے فیصلہ کی ایسی اطلاعات آ جائیں کہ جن پر قاضی دمفتی کو اطمینان کلی ہو جائے تو وہ اس خبر استفاضہ کو قبول کر کے رمضان کا اعلان کرا سکتے ہیں مگر اطمینان عالم دمفتی کا ہی معتبر ہے عوام کا نہیں

(۸) اگر باہر سے بکثرت ایسے خطوط آجائیں جن کی تحریر قاضی یا مفتی پہچانتا ہو اور کوئی شک وشبہ نہ رہے تب بھی چاند کا فیصلہ دے سکتا ہے بشرطیکہ ان تحریروں میں لکھا ہوا ہو کہ میں نے خود اپنی آنکھوں سے چاند دیکھا ہے یا میرے سامنے فلاں فلاں دیکھنے والوں نے چاند دیکھنے کی گواہی دی ہے۔

(۹) تار میں چونکہ دھوکہ اور غلطی کا احتمال ہے اور اس میں تحریر یا آواز کے پہچاننے کا کوئی ذریعہ نہیں ہے اس لیئے تار کی حجت شرعیہ نہیں ہے۔

(۱۰) ٹیلیفون پر اگر چہ آواز پہچان لی جائے مگر چونکہ ایک دوسرے کو نہیں دیکھ سکتے اور حجاب مانع شہادت ہے اس لیے ٹیلیفون کی شہادت معتبر نہ ہوگی ہاں اگر ٹیلیفون بھی قاضی شرع یا مفتیوں کے فیصلوں کے اس کثرت سے آئیں کہ وہ استفاضہ کی شکل اختیار کر جائیں اور ان سب کی آوازیں بھی پہچان لی جائیں اور قاضی شرع یا مفتی اسلام شرعی فیصلہ بتائے اور آواز سے پہچان ہو۔ یا قانون ایسا سخت ہو کہ سوائے مفتیان دین و قاضیان شرع کے فیصلہ کے کوئی نہیں کہہ سکے گا اور ان صاحبان پر اطمینان ہو تو روزہ و عید اس پر جائز ہو سکے گی یہ شہادت نہیں بلکہ فیصلہ کا اعلان و منادی ہوگی جو معتبرین سے معتبر ہوگی۔

(۱۱) اگر کسی شخص نے تنہا چاند دیکھ لیا ہے اور مفتی و قاضی نے اس کی شہادت کو تسلیم نہیں کیا۔ اس کے ذمہ تب بھی روزہ رکھنا واجب ہے۔ مگر اپنی رویت کی بناء پر اکیلا نہیں کر سکتا۔ سب کے ساتھ عید کرنا ضروری ہے۔

(۱۲) چاند گرہن سے رمضان کو ثابت نہیں کیا جا سکتا ہے چاند گرہن چودھویں شب میں ہو خواہ پندرھویں شب میں اس کا کوئی اثر نہیں پڑتا شہادت کے اصول پر ہی فیصلہ معتبر ہوگا۔

(۱۳) ایک شہر میں چاند نظر آوے تو دوسرے شہر میں آدمی بھیج کر خبریں منگوانا واجب نہیں ہے البتہ اگر اطمینان کے لیے کوشش کر لی جائے تو کچھ مضائقہ نہیں ہے۔

(۱۴) اگر ایک آدمی کی شہادت پر رمضان کا حکم دیا گیا تھا اور اب تیس دن پورے ہو جانے کے بعد بھی عید کا چاند نظر نہیں آیا اگر بادل یا غبار ہو تو پہلی شہادت کا اعتبار کرتے ہوئے عید کا اعلان کر دیا جائے گا اور اگر مطلع صاف ہو تو پہلی شہادت چونکہ مشکوک ہو گئی ہے اس لیے عید کا حکم نہیں دیا جائے گا۔

(۱۵) شک کے دن میں روزہ رکھنا مکروہ ہے نصف النہار شرعی تک انتظار کرنا مستحب ہے۔ اگر کوئی خبر نہ آوے تو روزہ کھول دیں اور اگر شرعی شہادت سے ثابت ہو جائے تو نیت کرلیں البتہ اگر کوئی شخص، جمعہ جمعرات دوشنبہ وغیرہ کے روزے رکھنے کا عادی ہو یا قضاء کفارہ کے روزے رکھ رہا ہو یا خالص نفل کی نیت کرسکتا ہو تو وہ شک کے دن بھی روزہ رکھ سکتا ہے۔ اور بعد میں رمضان ثابت ہونے پر اس کی قضاء نہ آئے گی۔

(۱۶) اگر تیس تاریخ کو دن میں چاند نظر آجائے تو خواہ زوال سے پہلے یا زوال کے بعد تو وہ چاند اگلا ہو گا گزشتہ رات کا شمار نہیں کیا جائے گا اور اس چاند کی وجہ سے اس دن عید کا حکم نہیں لگایا جائے گا۔

(۱۷) اگر دوربین یا خوردبین سے چاند دیکھ لیا گیا تو دیکھنے والے شہادت دے سکتے ہیں۔

(۱۸) ایسے ہی اگر ابر کی وجہ سے چاند صاف نظر نہیں آرہا ہے۔ مگر پانی میں اس کا عکس پڑ رہا ہے۔ یا آئینہ اور شیشے میں نظر آرہا ہے تو معتبر ہوگا۔

(۱۹) جنتریوں میں لکھی ہوئی تاریخوں پر اعتماد نہیں ہوگا رویت ہلال کے بعد ہی بار رمضان کا اعتبار ہوتا ہے۔

(۲۰) ۲۹/شعبان کو چاند دیکھنے کی سعی کرنا واجب علی الکفایہ ہے۔ اگر بستی کے بعض آدمی کوشش کریں تو سب کے ذمہ سے واجب ساقط ہو جائے گا ورنہ سب کے سب گنہگار ہوں گے اور ۲۹ رجب کو بھی رمضان کی سہولت کے لیے چاند دیکھنے کی کوشش کرنا مستحب ہے۔

روزہ کی قسمیں

روزہ کی چھ قسمیں ہیں:

(۱) فرض رمضان شریف کے روزے اور ان کی قضاء فرض ہے۔

(۲) واجب نذر معین اور نذر غیر معین اور ہر قسم کے کفارے کے روزے واجب ہیں رمضان میں بالغ ہونے والے، مسلمان ہونے والے، حیض ونفاس سے پاک ہونے والی عورت اور سفر سے گھر آجانے والوں پر باقی پورے دن کھانے پینے سے رکنا واجب گو یہ روزہ نہیں۔

(۳) سنت غیر مؤکدہ ۹/۱۰یا۱۰/۱۱دو دن محرم ۱۵/شعبان، ۹ ذی الحجہ اور مہینہ کی ۱۳، ۱۴، ۱۵ تاریخ کے روزے سنت ہیں۔

(۴) مستحب شوال میں چھ، شروع ذالحجہ کے نو، ہر جمعرات اور پیر کے روزے مستحب ہیں۔

(۵) مکروہ: عمر بھر کے مسلسل روزے، صرف سنیچر، ہولی، دیوالی نوروزہ وغیرہ اور ان ایام کے روزے جن میں اہل کتاب یا اہل ہنود وغیرہ برت رکھتے ہیں مکروہ ہیں۔

(۶) حرام: عید، بقر عید کے دن اور ۱۱، ۱۲، ۱۳ ذی الحجہ کو روزے رکھنے حرام ہیں حیض ونفاس کے زمانہ بھی عورت کے لیے روزہ رکھنا حرام اور قضاء فرض ہے۔

رمضان شریف کا روزہ

(۱) ہر مسلمان، عاقل، بالغ مرد اور عورت پر تمام رمضان کے روزے فرض ہیں اور بغیر کسی شرعی عذر کے ترک کرنا حرام ہے۔

(۲) روزے کا مذاق اڑانا اور روزے کی فرضیت کا انکار کرنا کفر ہے۔

(۳) بلاضرورت صرف روزہ چھوڑ دینے کی نیت سے سفر کرنا یا بیمار بن جانا جائز نہیں ہے۔

(۴) اچھا خاصا تندرست آدمی یا دہ بیمار جس کے تندرست ہونے کی امید ہو کفارہ دے کر روزے سے بری نہیں ہوسکتا، قضاء واجب ہوگی۔

(۵) محض خوشی منانے اور اپنے دل کا حوصلہ نکالنے کے لیے چار، چار، پانچ، پانچ سال کے کمزور بچوں سے روزہ رکھوانا ممنوع ہے ماں باپ گنہگار ہوتے ہیں۔

(۶) البتہ جو بچے سمجھدار ہوں اور روزے کا تحمل کرسکیں ان کو عادت ڈلوانے کے لیے روزہ رکھوائیں تو ماں باپ کو ثواب ملتا ہے۔

(۷) اگر مرض یا سفر میں روزہ کی وجہ سے جان کا یا مرض بڑھ جانے کا خطرہ پیدا ہوگیا تو ایسے وقت میں روزہ نہ رکھنے سے گناہ نہیں ہوتا۔

(۸) اگر افطار و سحر کے اعلان عام کے لیے نقارہ، توپ، گولہ وغیرہ کا بندوبست کیا جائے۔ اور اذان میں مخل نہ ہو اور انتظام متقی و پرہیزگار حضرات کی نگرانی میں ہو تو جائز ہے۔

(۹) روزہ میں غیبت کرنا، چغلی کھانا، جھوٹ بولنا، ہر قسم کے چھوٹے بڑے گناہ سے بچنے کی کوشش کرنا چاہیے۔ ان مبارک ایام میں جس طرح نیکی کا ثواب زیادہ ہوتا ہے۔ اسی طرح معاصی کا گناہ بھی زیادہ ہوتا ہے۔

(۱۰) جس طرح گناہ سے بچنا ضروری ہے اسی طرح لایعنی اور فضول باتوں سے بھی پرہیز کرنا ضروری ہے۔

(۱۱) جو وقت مشاغل ضروریہ سے فارغ ہو اس کو کلام اللہ تعالیٰ کی تلاوت، درود شریف، کلمہ طیبہ اور دوسرے اذکار و عبادات میں لگانا چاہیے۔

روزہ کی نیت

(۱) روزہ کی نیت فرض ہے دل سے کرلینا کافی ہے۔

(۲) البتہ اگر زبان سے بھی وَ بِصَوْمِ غَدٍ نَوَیْتُ مِنْ رَمَضَان

(میں رمضان کے کل کے روزے کی نیت کرتا ہوں)

(۳) رمضان کے روزہ کی نیت رات ہی سے کر لینا بہتر ہے۔

(۴) رمضان المبارک، نذر معین اور نفلی روزوں کی صبح صادق سے غروب آفتاب تک کے نصف تک جائز ہے بعد میں نہیں۔ (تقریباً ۱۱ بجے تک)

روزہ کو توڑنے والی وہ چیزیں جن سے کفارہ مع قضا واجب ہوتا ہے

مندرجہ ذیل چیزوں سے روزہ بھی ٹوٹ جاتا ہے اور قضا و کفارہ دونوں لازم آتے ہیں۔

(۱) جان بوجھ کر قصداً کچھ کھا پی لینا جو غذا، دوا تفریح ومزہ کے لیے کھاتے پیتے ہیں۔

(۲) فطری یا غیر فطری طریقہ پر تعلقات خصوصی کا ارتکاب کرنا۔

(۳) دوا یا نشہ پینا۔

(۴) حقہ، سگریٹ یا بیڑی یا نسوار وغیرہ کا قصداً استعمال کرنا۔

(۵) اگر مرد، عورت میں سے ایک مجنون اور ایک عقلمند ہو تو جمع سے عاقل پر قضا و کفارہ دونوں واجب ہیں۔

(۶) اگر روزہ کی نیت کر لی جائے اور پھر سفر کا قصد کر لیا جائے اس وجہ سے گھر ہی پر روزہ توڑ دیا تو اس پر بھی قضا و کفارہ دونوں واجب ہوں گے البتہ اگر سفر شروع کر کے بستی سے باہر نکلنے کے بعد سفر کی ناقابل برداشت صعوبت اور مشقت کی وجہ سے توڑ دیا تو اس پر کفارہ نہ ہوگا صرف قضا واجب ہوگی۔

(۷) کفارہ صرف رمضان کے روزہ کا واجب ہوتا ہے اور کسی روزے کے توڑنے سے کفارہ واجب نہیں ہوتا۔

(۸) اگر رمضان شریف میں رات کو روزہ کی نیت کر لی گئی تو اب دن میں اس نیت کو فسخ نہیں کر سکتا اگر حقیقی اور شرعی عذر کے بغیر توڑے گا تو قضا و کفارہ دونوں لازم ہوں گے۔

روزہ کا کفارہ

اگر مندرجہ بالا وجوہ میں سے کسی وجہ سے روزہ ٹوٹ گیا تو روزہ کی قضا کے علاوہ کفارہ بھی واجب ہوگا۔ جس کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

(۱) اگر میسر آ سکے تو ایک غلام آزاد کر دے۔

(۲) اگر غلام خریدنے کی طاقت نہ ہو یا اس ملک میں غلام نہ ملتے ہوں تو ساٹھ دن کے مسلسل روزے رکھے بیچ میں ناغہ نہ کرے اگر ایک دن بھی ناغہ ہو گیا تو پھر از سر نو ساٹھ روزے رکھنا پڑیں گے۔

(۳) یہ ساٹھ دن ایسے ہونے چاہئیں جن میں رمضان عید بقر اور ایام تشریق نہ ہوں۔

(۴) البتہ اگر عورت کو حیض آ جائے یا بچہ پیدا ہونے کی وجہ سے نفاس کا خون آ جائے تو کوئی مضائقہ نہیں اس کا تسلسل باقی شمار کیا جائیگا۔

(۵) اگر بیماری یا ضعف وغیرہ کی وجہ سے روزہ رکھنے کی طاقت نہ ہو تو ساٹھ مسکینوں کو دونوں وقت پیٹ بھر کر کھانا کھلا دے۔

(۶) یا صدقہ فطر کے مطابق ساٹھ آدمیوں کو غلہ یا اس کی قیمت ساٹھ کو نقد دے دے۔

(۷) جن ساٹھ آدمیوں کو صبح کھلایا ہے ان کو شام کو کھلانا چاہیے اگر کھانا کھانے والے بدل گئے تو کفارہ ادا نہ ہوگا۔

(۸) ایک مسکین کو اگر ساٹھ روز تک دونوں وقت پیٹ بھر کر کھانا کھلا دیا یا ساٹھ روز تک مسلسل نقد دیتا رہا تو بھی کفارہ ادا ہو جائے گا۔

(۹) لیکن اگر ایک ہی مسکین کو ساٹھ روز کا غلہ یا نقد ایک دن میں دے دیا جائے تو پورا کفارہ ادا نہ ہو گا۔ بلکہ وہ ایک دن کا شمار ہوگا۔

(۱۰) اگر کسی شخص کے ذمہ کئی روزوں کے کفارے واجب تھے مگر اس نے ابھی کوئی کفارہ ادا نہ کیا تو اس صورت میں فتویٰ یہ ہے کہ اگر روزے تعلقات خصوصی کی وجہ سے ٹوٹے ہیں اور ایک ہی رمضان میں ٹوٹے ہیں تب تو ان کفاروں میں تداخل ہو جائے گا۔

(۱۱) اور اگر علیحدہ علیحدہ رمضان کے روزے ہیں تو تداخل نہیں ہوگا ہر ایک روزہ کا کفارہ علیحدہ علیحدہ دینا پڑے گا۔

(۱۲) اور اگر جماع کے علاوہ کسی اور چیز کی وجہ سے کفارہ واجب ہوا ہے تو ان میں تداخل ہو سکتا ہے ایک رمضان کے روزے ہوں یا کئی رمضان کے صرف ایک کفارہ سب کے لیے کافی ہوگا۔

(۱۳) البتہ اگر پہلے کوئی کفارہ ادا کر چکا ہے خواہ جماع کا ہو یا غیر جماع کا تو پھر تداخل نہیں ہوگا اور پہلا ادا شدہ کفارہ دوسرے کے لیے کافی نہیں ہو سکتا۔

روزہ کو توڑنے والی چیزیں جن سے صرف قضا واجب ہوتی ہے۔

مندرجہ ذیل چیزوں سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے، مگر قضا واجب ہوتی ہے۔ کفارہ واجب نہیں ہوتا

۱۔ ناس لینا۔ ۲۔ انیما لگوانا۔

۳۔ کان میں تیل ڈالنا۔ ۴۔ لوہا لکڑی وغیرہ نگل جانا۔

۵۔ کلی کرتے وقت پانی کا حلق میں خود بخود پہنچ جانا۔

۶۔ کان یا ناک میں تر دوا ڈلوانا البتہ سوکھی دوائی میں تفصیل یہ ہے کہ اگر اندر پہنچ جانا یقینی ہوگا تو روزہ فاسد ہو جائے گا ورنہ نہیں۔

۷۔ قصداً منہ بھر کر قے کرنا۔

۸۔ بیوی وغیرہ کو چھیڑنے یا چھونے سے انزال ہو جانا۔

۹۔ لوبان وغیرہ کا دھواں ناک یا حلق میں پہنچانا۔

۱۰۔ بھول کر کچھ کھا پی لیا ہو یا خود قے ہوگئی ہو پھر یہ سمجھ کر کہ اب تو روزہ ٹوٹ ہی گیا ہے قصداً کچھ کھا پی لینا

۱۱۔ رات سمجھ کر صبح صادق کے بعد کچھ کھا پی لینا۔

۱۲۔ بادل وغیرہ کی وجہ سے روزہ افطار کر لیا گیا ہو اور بعد میں معلوم ہوا کہ ابھی کچھ دن باقی ہے۔

۱۳۔ فطری اور غیر فطری طریق صحبت کے علاوہ اگر کسی طرح جاگتے میں منی انزال کر دی گئی ہو۔

۱۴۔ اگر روزہ دار عورت سے زبردستی جماع کیا گیا تو عورت پر کفارہ واجب نہ ہوگا۔

(ان تینوں صورتوں میں)

جن چیزوں سے روزہ نہ ٹوٹتا ہے نہ مکروہ ہوتا ہے

مندرجہ ذیل چیزوں سے روزہ نہیں ٹوٹتا نہ قضا واجب ہوتی ہے نہ کفارہ بلکہ مکروہ بھی نہیں ہوتا۔

(۱) بھول کر کچھ کھا پی لینا، خواہ پیٹ بھر کر ہی کیوں نہ ہو۔ (۲) آنکھوں میں سرمہ لگانا۔

(۳) گیلی اور سوکھی ہر قسم کی مسواک کرنا۔ (۴) خوشبو سونگھنا۔

(۵) تھوک یا سنک نگلنا۔

(۶) خود بخود قے ہو جانا خواہ کم ہو یا زیادہ۔

(۷) ٹیکہ یا انجکشن لگوانا بشرطیکہ معدہ اور دماغ کے بیچ میں دوا نہ پہنچے۔

(۸) سر میں تیل لگانا۔ (۹) آنکھوں میں دوا لگوانا۔

(۱۰) گرمی یا پیاس کی وجہ سے غسل کرنا خواہ متعدد بار ہی کیوں نہ ہو۔

(۱۱) بلا ارادہ خود بخود مکھی، گرد وغبار یا دھوئیں کا حلق میں چلے جانا۔

(۱۲) کان میں پانی پہنچ جانا ارادتاً یا بلا ارادہ۔

(۱۳) سوتے میں احتلام ہو جانا۔

(۱۴) دانتوں سے خون نکلنا بشرطیکہ حلق کے اندر نہ جانے پائے۔

(۱۵) اگر احتلام یا صحبت کی وجہ سے غسل فرض ہو گیا تھا مگر صبح صادق کے بعد غسل کیا گیا۔

(۱۶) اگر باوجود کلی کر لینے کے اور منہ صاف کر لینے کے صبح کو تھوک میں پانی کی رنگت اور اثر باقی رہے تو روزہ فاسد نہ ہوگا۔

(۱۷) اگر بواسیر کے گیلے مسوں کو چڑھا کر اندر داخل کر لیا تو روزہ فاسد نہ ہوگا البتہ اگر کانچ نکل آئی اور اس کو تر کرکے اوپر چڑھایا اور وہ حقنہ کی جگہ تک پہنچ گئی تو روزہ فاسد ہو جائے گا اور اگر مقام حقنہ تک نہ پہنچی تو فاسد نہ ہوگا۔

وہ چیزیں جن سے روزہ تو نہیں ٹوٹتا مگر مکروہ ہوجاتا ہے۔

مندرجہ ذیل اشیاء سے روزہ نہیں ٹوٹتا مگر مکروہ ہوجاتا ہے۔اس لیے احتیاط لازمی ہے۔

(۱) بلا ضرورت کسی چیز کو چبانا

(۲) نمک وغیرہ چکھ کر تھوک دینا

(۳) باوجود غسل فرض ہونے کے تمام دن ناپاک رہنا

(۴) کسی مریض کے لیے خون دینا یا فصد کھلوانا

(۵) غیبت، جھوٹ، چغل خوری، طعن و تشنیع کرنا

(۶) گالی گلوچ کرنا، آپس میں لڑنا جھگڑنا

(۷) جھوٹی گواہی دینا یا جھوٹا مقدمہ لڑنا اور اس قسم کے تمام معاصی کے ارتکاب سے روزہ مکروہ ہوجاتا ہے۔

(۸) قصداً منہ بھر کم قے کرنا اگر روک سکتا ہو اور پھر نہیں روکا اور قصداً قے کردی اور منہ بھر سے کم ہوئی تو مکروہ ہے۔ اگر منہ بھر کر یا اس سے زیادہ ہے تو روزہ ٹوٹ گیا اس کی فقط قضا ہے کفارہ نہیں ہے اور اگر خود بخود قے ہوگئی ہو تو مکروہ بھی نہیں ہے۔

(۹) حقہ، سگریٹ وغیرہ سے افطار کرنا مکروہ ہے۔

(۱۰) دانتوں پر منجن ملنا مکروہ ہے بشرطیکہ پیٹ کے اندر نہ جائے اور اگر پیٹ میں چلا گیا تو روزہ فاسد ہوجائے گا۔ کڑوی مسواک مکروہ نہیں۔

وہ چیزیں جن کی وجہ سے روزہ کھول دینے کی اجازت ہے۔

مندرجہ ذیل حالتوں میں روزہ کو توڑ دینا جائز ہے کوئی گناہ نہیں ہوتا

(۱) بچھو، سانپ یا کوئی زہریلا جانور اگر کاٹ لے اور بغیر دوا پئے زہر پھیلنے کا قوی اندیشہ ہو

(۲) حاملہ عورت کی حالت اگر خراب ہونے لگے

(۳) دودھ پلانے والی عورت کو اپنی یا بچہ کی جان کا خطرہ ہو جائے۔ یا کسی شخص پر ایسے مرض کا حملہ ہو جائے کہ بغیر روزہ کھولے جان بچنا مشکل ہو

(۴) مسافر کی حالت اگر بگڑنے لگے تو وہ خود توڑ سکتا ہے

(۵) اگر کسی مقیم شخص کی حالت بگڑنے لگے تو اسے کسی مسلمان ماہر ڈاکٹر یا حکیم سے مشورہ کے بعد کھولنا چاہیے اگر دیندار طبیب جان کا یا مرض کے بہت بڑھ جانے کا خطرہ بتلائے تو توڑ دے

(۶) اگر کسی کو قتل کی دھمکی دیکر روزہ تڑوایا جائے اور اسکو واقعی جان کا خطرہ ہو تو روزہ توڑ سکتا ہے۔

وہ چیزیں جن کی وجہ سے روزہ نہ رکھنے کی اجازت ہے

مندرجہ ذیل امور کی وجہ سے روزہ نہ رکھنے کی اجازت ہے مگر قضا واجب ہوگی

(۱) شرعی مسافر جو کم از کم ۴۸ میل کی نیت کر کے گھر سے نکلا ہو بستی سے نکلتے ہی مسافر شمار ہو جاتا ہے۔ مگر دقت نہ ہو تو روزہ رکھنا افضل ہے

(۲) بیماری کی وجہ سے روزہ کی طاقت نہ ہو

(۳) یا مرض بڑھ جانے کا اندیشہ ہو

(۴) جو عورت حاملہ ہو اور اس کو اپنی جان کا خوف ہو

(۵) جو عورت دودھ پلاتی ہو خواہ اپنے بچہ کو یا دوسرے کے بچہ کو اور روزہ کی وجہ سے دودھ نہ اترنے کا اندیشہ ہو اور بچہ کی ہلاکت یا کمزوری کا خوف ہو ان مندرجہ بالا حضرات کے لیے بھی احترام رمضان ضروری ہے کھلم کھلا کھاتے پیتے نہ پھریں۔

روزہ کی قضا

اگر کسی عذر کی وجہ سے روزے چھوٹ گئے ہیں تو مندرجہ ذیل طریق پر ان کی قضا واجب ہوگی

(۱) جس عذر کی وجہ سے روزہ نہ رکھا تھا جب وہ عذر ختم ہوجائے تو جلد از جلد روزوں کی قضا شروع کردے

(۲) قضا کرنیوالے کو اختیار ہے چاہے ایک ایک دو دو کر کے قضا کرے چاہے پے در پے اکٹھے قضا کرے

(۳) اگر مسافر گھر لوٹنے سے پہلے یا مریض تندرست ہونے سے پہلے ہی مرجائے تو ان فوت شدہ روزوں کا نہ کوئی گناہ ہے نہ کوئی کفارہ نہ قضا۔

(۴) اور اگر تندرست ہونے کے بعد یا گھر واپس آجانے کے بعد دس پانچ دن ایسے میسر آگئے ہیں کہ جن میں سب نہیں صرف کچھ روزے قضا کر پایا تھا کہ انتقال ہوگیا تو باقی معاف ہیں۔

(۵) البتہ اگر وقت میسر آنے کے باوجود قضا کے روزے نہیں رکھے تو کل روزوں کا فدیہ دینے کی وصیت کرنا واجب ہے۔

(۶) اگر مرنے والا وصیت کر جائے تو اس کے کل مال کے ۱/۳ سے فدیہ دلوایا جائے گا باقی ورثاء کے لیئے ہے اور اگر وصیت نہ کی گئی تھی تو پھر بالغ ورثاء کو اختیار ہے اگر وہ چاہیں تو مردے کی طرف سے اپنے حصہ کے مال سے فدیہ دے سکتے ہیں قبل تقسیم یا نابالغ کا حصہ سے بلا اجازت جائز نہیں۔

روزہ کا فدیہ

مندرجہ ذیل صورتوں میں روزہ کی بجائے فدیہ واجب ہوتا ہے:

(۱) جو شخص اس قدر بوڑھا ہو گیا کہ گرمی سردی کسی وقت بھی روزہ نہ رکھ سکے گا اور مسلمان حکیم و ڈاکٹر اس کے لیئے روزہ کو مضر اور مہلک بتادیں تو وہ محض صدقہ فطر کے برابر ایک ایک کا فدیہ دے سکتا ہے۔

(۲) اگر کوئی شخص کسی ایسے مہلک مرض میں مبتلا ہو کہ اسے جانبر ہونے کا یقین نہ ہو تو وہ بھی ہر روزہ کے بدلے میں فدیہ دے سکتا ہے۔

(۳) لیکن اگر یہ شخص کسی وقت چھوٹے سے چھوٹے دنوں میں بھی روزہ رکھنے کے قابل ہو گیا تو روزے قضا کرنے ضروری ہوں گے اور فدیہ کا ثواب علیحدہ مل جائے گا۔

افطار

افطار کے وقت مندرجہ ذیل امور کا لحاظ رکھیں

(۱) غروب آفتاب کا یقین ہو جانے کے بعد فوراً افطار کر لینا چاہیے

(۲) البتہ اگر بادل، آندھی یا گرد وغبار کی وجہ سے غروب ہونے میں شک ہو تو دو چار منٹ تاخیر مستحب ہے۔

(۳) کھجور یا چھوہارے سے افطار کرنا مستحب ہے

(۴) اگر کسی دوسری چیز سے افطار کر لیں تب بھی گناہ نہیں ہوتا

(۵) افطار کے بعد یہ دعا پڑھنا مسنون ہے۔

اَللّٰهُمَّ بِا اسْمِکَ صُمْتُ وَ عَلٰی رِزْقِکَ اَفْطَرْتُ ذَهَبَ الظَّمْاءُ وَابتلّتِ
الْعُرُوقُ وَثَبَتَ الْاَجْرُ اِنْشَاءَ اللّٰهُ تعالیٰ ط

اگر اتنی بڑی دعا یاد نہ رہے تو فقط اتنا ہی پڑھ لیں

اَللّٰهُمَّ لَکَ صُمْتُ وَ عَلٰی رِزْقِکَ اَفْطَرْتُ ط

اور اگر یہ بھی یاد نہ رہے تو اپنی مادری زبان میں ہی اللہ تعالیٰ کی اس توفیق اور ہمت عطا فرمانے پر شکر یہ ادا کر دیا کریں۔

سحری کے لیے مندرجہ ذیل امور کا خیال رکھنا چاہیے

(۱) روزے سے پہلے آخر رات میں سحری کھانا مسنون ہے۔ اور اجر و ثواب کا باعث

(۲) نصف شب کے بعد جس وقت بھی سحری کھائی جائے سحری کی سنت ادا ہو جاتی ہے۔ مگر رات کے آخر میں کھانا افضل ہے۔

(۳) سحری کھانے میں تاخیر کرنا مستحب ہے مگر اتنی نہ ہو کہ صبح صادق کا شبہ ہو جائے اور روزہ ہی جاتا رہے۔

(۴) سحری سے فارغ ہو کر دل ہی دل میں روزہ کی نیت کر لینا کافی ہے۔

(۵) لیکن اگر زبان سے بھی یہ دعا پڑھ لے تو بہتر ہے۔ وَ بِصَوْمِ غَدٍ نَّوَيْتُ مِنْ رَمَضَانَ.

روزہ کے مختلف مسائل

(۱) رمضان کے دنوں میں قضا و کفارہ نذر اور نفل وغیرہ کی نیت کر کے اگر روزہ رکھا گیا تو وہ بھی رمضان ہی کا روزہ ہوگا اور کسی قسم کا نہیں ہوسکتا

(۲) اگر کوئی شخص دن بھر کا بھوکا پیاسا رہا مگر روزہ کی نیت نہیں کی تو اس کا روزہ نہیں ہوگا

(۳) اگر روزہ کی نیت کر لی گئی مگر ابھی صبح صادق نہیں ہوئی تو کھانے پینے میں کوئی حرج نہیں ہے وقت شروع ہونے سے پہلے نیت کے کر لینے سے کوئی چیز حرام نہیں ہوتی

(۴) قضاء اور کفارہ کے روزہ کی نیت رات سے کرنا ضروری ہے اگر رات سے نیت نہ کی گئی ہو تو یہ روزہ نفل ہوگا قضاو کفارہ کا نہ ہوگا۔

(۵) اگر خدانخواستہ کوئی شخص سارے رمضان مجنون رہے تو اس پر تندرستی کے بعد ان روزوں کی قضا نہیں ہے۔ البتہ اگر ایک دن کو بھی رمضان میں ہوش وحواس ٹھیک ہو گئے تو پچھلے روزوں کی قضا ہوگی اور آئندہ روزہ رکھنا فرض ہوگا

(۶) اگر کوئی شخص پورے رمضان میں بیہوش رہے یا کچھ دن بے ہوش رہے ہر حال میں اس پر تندرست ہوجانے کے بعد قضا واجب ہے۔

(۷) نابالغ بچہ اگر روزہ توڑ دے تو اس پر نہ قضا واجب ہے نہ کفارہ

(۸) جب روزہ کا کفارہ اور قضا دونوں ادا کرنا پڑیں تو مستحب یہ ہے کہ پہلے روزہ قضا کا رکھے بعد میں کفارہ کا لیکن اگر کفارہ کے روزے پہلے رکھ لیے تب بھی جائز ہے۔

تراویح

(۱) رمضان شریف کے مہینے میں روزانہ نمازِ عشاء کے بعد بیس رکعت تراویح سنت مؤکدہ ہیں۔

(۲) بہتر یہ ہے کہ دو دو رکعت کی نیت باندھنی چاہیے لیکن اگر چار کی نیت باندھ لیں تب بھی جائز ہے۔

(۳) تراویح میں ایک قرآن پاک پڑھنا اور سننا بھی سنت ہے اور ایک قرآن پاک سے زائد مقتدیوں کے شوق اور رغبت کے مطابق بھی پڑھا جا سکتا ہے یہاں تک کہ اگر سب شوقین ہوں تو روزانہ ایک قرآن پاک بھی پڑھا جا سکتا ہے اگر شوق نہ ہو یا قرآن پاک کی بے حرمتی کا خدشہ ہو تو مکروہ ہے۔

(۴) نابالغ بچوں کو تراویح میں امام بنانا جائز نہیں ہے

(۵) تراویح میں ہر چار رکعت کے بعد اتنی دیر بیٹھنا جتنی دیر میں چار رکعتیں پڑھی ہیں مستحب ہے لیکن اگر مقتدیوں کی گرانی کی وجہ سے تخفیف کر دیں تو جائز ہے۔ دعا آہستہ پڑھنا مستحب ہے یا کچھ دیر خاموش رہے سب جائز ہے۔

(۶) جو شخص بعد میں آ کر شریک ہو وہ پہلے اپنے فرض ادا کرے اس کے بعد تراویح میں شرکت کرے۔

(۷) اگر کسی غلطی کی وجہ سے عشاء کے فرض نہ ہوئے ہوں اور ان کا اعادہ کرنا پڑے تو ان کے بعد جس قدر تراویح پڑھی گئی ہیں ان کا بھی اعادہ کرنا ہوگا اس لیے کہ تراویح فرضوں کے تابع ہے جب فرض ہی نہیں ہوئے تو ان فرضوں کے بعد والی تراویح بھی نہیں ہوتی۔

(۸) اگر کسی شخص کی کچھ تراویح چھوٹ جائیں تو وہ امام کے ساتھ وتر پڑھ لے اور تراویح کو بعد میں ادا کرے۔

(۹) سارے قرآن شریف میں کسی ایک سورت کے شروع میں بلند آواز سے بسم اللہ پڑھنا واجب ہے

(۱۰) قرآن پاک کے ختم کے روز قُلْ هُوَاللّٰهُ کو تین مرتبہ پڑھنا ضروری نہیں ہے۔

(۱۱) تراویح خود تو سنت مؤکدہ ہے مگر تراویح کی جماعت سنت علی الکفایہ ہے اگر بعض لوگ جماعت سے پڑھ لیں اور باقی بغیر جماعت کے تو بھی جائز ہے مگر یہ لوگ مسجد اور جماعت کے ثواب سے محروم رہیں گے۔

(۱۲) اگر کسی جگہ قرآن سنانے والا حافظ نہ مل سکے یا اجرت طلب کرے تو اَلَمْ تَرَ کَیْفَ سے تراویح پڑھ لیں مگر قرآن پر اجرت نہ طے کر کے نہ بلا طے کیے نہ دیں کہ ہمارے فقہائے کرام رحمہم اللہ تعالیٰ نے محض بوجہ مجبوری صرف تعلیم واذان وا قامت و ملازمت وعظ پر اجرت کو جائز قرار دیا ہے تلاوت پر جائز نہیں ہے لینا، دینا دونوں گناہ ہیں

(۱۳) تراویح میں اس قدر جلدی جلدی قرآن پڑھنا کہ جس سے حروف کٹنے لگیں اور صاف صاف الفاظ سمجھ میں نہ آویں بڑا گناہ ہے اس صورت میں نہ امام کو ثواب ملتا ہے اور نہ ہی مقتدیوں کو، اور معنی بدل جائیں گے تو نماز ٹوٹ جائے گی

شبینہ

(۱) اگر رمضان شریف میں شبینہ کرنا ہو تو بہتر یہ کہ قرآن پاک مسجد سے الگ تراویح میں ختم کیا جائے اس لیے کہ نفلوں کی جماعت چار سے زائد یا اس کے لیے عام بلاوا حنفیہ کے نزدیک مکروہ ہے اور مسجد کی تراویح میں بیماروں وغیرہ کو محروم کرنا ہے

(۲) اگر چہ ایک شب میں بھی پورا قرآن پڑھ رہے ہیں اور لوگ چائے نوشی و سگریٹ کشی میں مشغول رہیں اس طرح قرآن پاک کی توہین ہوتی ہے اور بجائے ثواب کے الٹا گناہ ہوتا ہے۔

(۳) شرکت کرنے والے نماز میں خاموش رہ کر سنیں محض کھیل تماشہ نہ بنائیں کہ حافظ صاحب تو قرآن پڑھ رہے ہیں اور لوگ چائے نوشی و سگریٹ کشی میں مشغول رہیں۔ اس طرح قرآن پاک کی توہین ہوتی ہے اور بجائے ثواب کے الٹا گناہ ہوتا ہے۔

(۴) شبینہ کے لیے زور ڈال کر اور مجبور کر کے لوگوں سے چندہ وصول کرنا حرام ہے

(۵) محض تلاوت قرآن پاک اور سماع قرآن مقصود ہو۔ نام آوری فخر ومباہات پیش نظر نہ ہو

(۶) شبینہ پڑھنے والے اجرت پر نہ بلائے گئے ہوں شبینہ کے وقت کوئی شور وشغب نہ ہو قرآن شریف کا احترام پوری طرح ملحوظ رکھا جائے ورنہ مکروہ ہوگا

اعتکاف

عشرہ اخیرہ میں اعتکاف سنت مؤکدہ علی الکفایہ ہے کہ محلہ میں ایک بھی کرلے تو سب بری ورنہ سب تارک سنت ہوں گے جس کے لیے مندرجہ ذیل اور کا لحاظ رکھنا چاہیے۔

(۱) ۲۰/رمضان کو غروب آفتاب سے ذرا پہلے سے عید کا چاند نظر آنے تک اعتکاف کی نیت سے کسی ایسی مسجد میں قیام کرنا جہاں باجماعت نماز ہوتی ہو

(۲) پیشاب، پاخانہ غسل واجب اور وضو وغیرہ ایسی حاجات ضروریہ جو مسجد میں پوری نہ ہوں مثلاً مسجد کے کنارہ پر وضونہ ہوسکے یا کوئی پانی لانے والا نہ ہو ان کے علاوہ اور کسی کام سے مسجد باہر نہ نکلے

(۳) اعتکاف کے زمانہ میں عبادت سمجھ کر خاموش رہنا بھی مکروہ ہے البتہ بیکار اور فضول باتوں سے پرہیز کرے

(۴) اپنا زیادہ وقت نوافل تلاوت اور ذکر وشغل میں گزارے

(۵) اگر مسجد میں جمعہ نہ ہوتا ہو تو جمعہ کے لیے دوسری قریبی مسجد میں جاسکتا ہے مگر صرف اتنا پہلے کہ سنتیں پڑھ کر خطبہ مسنونہ (عربی) سن سکے

(۶) اگر جامع مسجد میں کچھ تاخیر بھی ہوجائے تو اعتکاف میں کوئی خرابی نہیں ہوتی

(۷) غسل جمعہ یا گرمی کے غسل لے لیے معتکف کو مسجد سے نکلنا جائز نہیں

(۸) اگر طبعی اور شرعی ضرورت کے علاوہ بھول کر یا جان کر ایک منٹ کے لیے بھی مسجد سے باہر نکل گیا تو اعتکاف ٹوٹ جائے گا اس ایک دن کو روزہ کے ساتھ قضاء کرنا پڑے گا اور عشرہ اخیرہ کے علاوہ مستحب ہے جو ایک منٹ کا بھی ہوسکتا ہے نذر سے واجب ہوگا جو کم از کم ایک دن، رات مع روزہ کے ہوگا

شب قدر

رمضان شریف کے آخری عشرہ میں کوئی طاق رات شب قدر ہوتی ہے اس لیے ان راتوں کو عبادت میں گزارنا چاہیے تاکہ انعام خداوندی سے محروم نہ رہے۔

مندرجہ ذیل امور کا خیال رکھنا چاہیے:

(۱) ۲۱،۲۳،۲۵،۲۷،۲۹، ان طاق راتوں میں سے کوئی ایک رات شب قدر ہوتی ہے۔

(۲) ابو داؤد شریف کی ایک حدیث سے مترشح ہوتا ہے کہ ستائیسویں شب میں شب قدر ہوتی ہے۔ اس لیے عام علما کا خیال ہے کہ اس شب میں زیادہ احتمال ہے کم از کم اس رات کو تو عبادت الٰہی میں ضرور مشغول رہنا چاہیے

(۳) شب قدر کے متعلق خداوند تعالیٰ کا اعلان ہے کہ یہ رات ہزار مہینوں سے افضل اس لیے ایک رات کی عبادت (۸۳ سال ۴ مہینہ) کی عبادت سے زیادہ ثواب رکھتی ہے تیس ہزار دن تیس ہزار رات سے بھی زائد

(۴) اگر پوری رات شب بیداری نہ کر سکے تو جس قدر بھی ہو سکے دریغ نہ کرے

(۵) اس شب کو بلا جماعت بغیر بلاوے کے کہ وہ مکروہ ہیں نفلیں، تلاوت، کلمہ شریف، درود شریف اور ذکر و تسبیح میں گزارنا چاہیے۔ عبادت کی یہ گھڑی معلوم نہیں کہ آئندہ سال بھی میسر آ سکے گی یا نہیں۔

(۶) شب بیداری میں اس کا خیال ضرور رکھا جائے کہ فجر کی نماز باجماعت قضا نہ ہونے پائے اگر نیند کا غلبہ ہونے لگے تو سو جائے جس قدر برداشت ہو سکے اتنی شب بیداری کرے کہ ہر منٹ ساٹھ ہزار منٹ سے زیادہ ثواب رکھتا ہے

نمازِ عید

رمضان گزر جانے کے بعد یکم شوال کو شکرانہ کے طور پر دو رکعت نمازِ عید واجب ہے جس کے مستحب احکام درج ذیل ہیں:

(۱) عید کے دن غسل کرنا (۲) مسواک کرنا
(۳) خوشبو لگانا (۴) عمدہ کپڑے جو میسر ہوں پہننا
(۵) کنگھا کرنا، تیل لگانا (۶) صبح سویرے اٹھنا
(۷) عید گاہ میں جلدی پہنچنے کی کوشش کرنا
(۸) عید گاہ جانے سے قبل کوئی میٹھی چیز چھوہارا اور کھجور وغیرہ کا کھالینا
(۹) عید گاہ جانے سے پہلے ہی صدقہ فطر ادا کر دینا (۱۰) عید گاہ میں ہی عید کی نماز پڑھنا
(۱۱) ایک راستے سے جانا اور دوسرے راستہ واپس ہونا (۱۲) عید گاہ کو پیدل جانا
(۱۳) راستہ میں آہستہ آہستہ تکبیر پڑھنا

اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اللّٰہُ اَکْبَرُ وَ لِلّٰہِ الْحَمْدُ

یہ تیرہ چیزیں عید سے قبل مستحب ہیں۔

(۱۴) عید کے روز ہر قسم کی نفلیں عید کی نماز سے قبل ہر جگہ مکروہ ہیں البتہ عید کی نماز کے بعد گھر آ کر نفلیں پڑھی جاسکتی ہیں۔
(۱۵) عید گاہ میں عید کے بعد بھی نفلیں پڑھنا مکروہ ہیں
(۱۶) عید کی نماز کے لیے یوں نیت کی جائے کہ میں نے نیت کی دو رکعت نماز واجب عید کی چھ تکبیروں کے ساتھ اللہ کے لیے منہ قبلہ کی طرف امام کے پیچھے (اگر مقتدی ہو) یہاں صرف چھ تکبیریں زائد ہوتی ہیں تین پہلی رکعت میں سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ کے بعد پہلی دوسری کے بعد ہاتھ چھوڑے تیسری کے بعد باندھے اور تین دوسری رکعت میں رکوع سے پہلے یہاں تینوں کے بعد ہاتھ چھوڑ دے چوتھی تکبیر رکوع کی ہے اسمیں ہاتھ نہ اٹھائے باقی تمام عام نمازوں کی طرح ہے

صدقۂ فطر

غریبوں کی امداد و اعانت کے لیے عید کے دن اگر ۵۲۱/۲ (ساڑھے باون تولہ) چاندی کی قیمت کا نقد زیور یا روزمرہ کی ضروریات سے زائد کا کوئی مال ہو تو صدقۂ فطر واجب ہے۔ جس کے مسائل درج ذیل ہیں:

(۱) جس کے پاس روزانہ ضروریات سے چاندی کے نصاب کا کوئی مال ہو چاہے اس پر زکوٰۃ نہ ہو اور جس شخص پر زکوٰۃ ہوتی ہے اس پر صدقۂ فطر واجب ہے

(۲) زکوٰۃ کے لیے مال پر سال گزرنا شرط ہے مگر صدقۂ فطر میں یہ بھی شرط نہیں ہے عید کی صبح صادق کے وقت مالک ہونا شرط ہے

(۳) روزے رکھے ہوں نہ رکھے ہوں لیکن ہر مسلمان عاقل، بالغ آزاد پر جس کے پاس مال موجود ہو صدقۂ فطر واجب ہے۔

(۴) بالغ مرد پر اپنے غلام اور اپنی نابالغ اولاد کی طرف سے بھی واجب ہے۔ بشرط کہ ان کی ملکیت میں مال نہ ہو اور اگر نابالغ لڑکے یا لڑکی کے پاس مال ہے تو خود اس کے مال سے واجب ہوگا البتہ تبر عاباپ ادا کرسکتا ہے لیکن اگر باوجود مالدار ہونے کے اس کی طرف ادا نہ کیا گیا تو بالغ ہو جانے کے بعد گزشتہ سالوں کا صدقۂ فطر ادا کرنا اس کے ذمہ واجب ہوگا۔

(۵) عورت پر صرف اپنی طرف سے واجب ہے بچوں کی طرف سے واجب نہیں باپ پر ہے

(۶) صدقۂ فطر صبح صادق کے وقت واجب ہوتا ہے اس لیے جو شخص صبح صادق کے بعد مرجائے یا مفلس ہو جائے یا نصاب سے مال کم ہو جائے اس پر واجب نہیں ہوگا اور جو بچہ صبح صادق کے بعد پیدا ہوا اس کی طرف سے بھی نہیں دیا جائے گا

(۷) البتہ جو شخص صبح صادق کے بعد مرا ہے اسکے مال سے دیا جائے گا اور جو بچہ صبح صادق سے پہلے پیدا ہوا ہے اس کی طرف سے بھی باپ پر واجب ہوگا یا صبح صادق سے پہلے میراث یا ہبہ وغیرہ سے مال دار ہو گیا تو اس پر بھی واجب ہوگا

(۸) اگر کسی وجہ سے عید کے دن صدقۂ فطر نہ ادا کیا گیا تو بعد کو ادا کرنا واجب ہے، ساری عمر ساقط نہیں ہوگا۔

(۹) فی کس صدقۂ فطر پونے دو کلو گندم ہے یا اس کی قیمت

(۱۰) زکوٰۃ کی طرح صدقۂ فطر بھی اپنے شہر ہی کے مساکین کو دینا افضل ہے

(۱۱) ایک آدمی کا صدقۂ فطر کئی آدمیوں کو اور کئی آدمیوں کا صدقۂ جمع کر کے صرف ایک آدمی کو دینا جائز ہے۔

(۱۲) محتاج بہن بھائی ساس سسر اور ان کی اولاد کو صدقۂ فطر دینا جائز ہے

(۱۳) نوکر، خادمہ لے پالک کی طرف سے آقا پر صدقۂ فطر واجب نہیں اگر وہ خود صاحب نصاب ہوں تو ان کے مال سے واجب ہوگا ورنہ نہیں۔

نمازِ عید کے متفرق مسائل

(۱) نمازِ عید کے بعد دو خطبے سنت ہیں لیکن انکا سننا واجب ہے۔

(۲) عید کے دونوں خطبوں کے درمیان تھوڑی دیر بیٹھنا بھی سنت ہے۔

(۳) عیدین کے خطبوں کی ابتداء تکبیر سے کرنا مستحب ہے پہلے خطبے میں نو مرتبہ اور دوسرے خطبے میں سات مرتبہ تکبیر پڑھی جاتی ہے۔

(۴) عید کے دن عورتوں مریضوں اور مسافروں کے لیے بھی عید کی نماز سے قبل نفلیں پڑھنا مکروہ ہے

(۵) عیدین کی نماز عید گاہ میں ادا کرنا سنت ہے البتہ معذوروں کے لیے مساجد میں بھی جائز ہے۔

(۶) عید کی نماز کے لیے جماعت شرط ہے اس لیے اگر کسی وجہ سے کوئی شخص جماعت میں شریک نہ ہو سکا تو وہ تنہا عید کی نماز نہیں پڑھ سکتا۔

(۷) اور اس طرح اگر کسی شخص کی نماز کسی وجہ سے فاسد ہو گئی تو اس پر قضا واجب نہیں۔

(۸) اگر کسی شرعی عذر کی وجہ سے عید کی نماز پہلے دن نہ پڑھی جا سکے تو دوسرے دن پڑھی جا سکتی ہے۔

(۹) اگر کسی شخص کی واجب تکبیریں چھوٹ گئی ہیں اور امام کے ساتھ قیام میں آ کر شریک ہو تو نیت باندھ لینے کے بعد سب سے پہلے تین زائد تکبیریں کہے اگر امام قرأت شروع یا ختم یا رکوع شروع کر چکا ہو

(۱۰) اگر کوئی شخص رکوع میں آ کر شریک ہو اور اس کو یقین ہو کہ میں تکبیریں کہہ کر امام کے ساتھ شریک ہو جاؤں گا تو پہلے کھڑا ہو کر تینوں تکبیریں کہے پھر رکوع میں شریک ہو۔

(۱۱) اور اگر رکوع چھوٹ جانے کا خوف ہو تو رکوع میں شریک ہو جائے اور بجائے سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْم کے رکوع میں ہی زائد تکبیریں کہے مگر رکوع میں ہاتھ نہ اٹھائے۔

(۱۲) اگر اس کی تکبیریں پوری کر لینے سے پہلے امام صاحب رکوع سے سر اٹھا لیں تو خود کھڑا ہو جائے جس قدر تکبیریں رہ گئی ہیں وہ معاف ہیں۔

(۱۳) اگر کسی کے ایک رکعت عید کی نماز چلی جائے تو اس کو چاہیئے کہ امام کے سلام کے بعد جب اس رکعت کو ادا کرنے لگے تو پہلے قرأت پڑھے اس کے بعد تکبیریں کہہ کر رکوع میں چلا جائے۔

(۱۴) اگر امام صاحب تکبیر کہنا بھول جائیں اور رکوع میں خیال آئے تو ان کو چاہیے کہ حالت رکوع میں تکبیریں کہہ لیں قیام کی طرف نہ لوٹیں۔

(۱۵) اگر غلطی سے امام صاحب قیام کی طرف لوٹ گئے اور کھڑے ہو کر تکبیریں کہیں۔